

خزینہ دارِ محبت ہوئی ہوا سے چمن

بنائے خندہ عشرت ہے، بر بنائے چمن

بہ ہرزہ سنجی گلچیں، نہ کھا فریبِ نظر

ترے خیال کی وسعت میں ہے فضا چمن

یہ نعمہ سنجی ببل متارِ زحمت ہے

کہ گوشِ گل کو نہ راس آئے گی صدا چمن

صدا سے خندہ گل تا قفس پہنچتی ہے

نسیم صبح سے سنتا ہوں ماہر آئے چمن

گل ایک کاسہ در یوزہ مسرت ہے

کہ عند لبِ نوا سنج ہے گدائے چمن

حریفِ نالہ پرورد ہے، تو ہو، پھر بھی

ہے اک تبسم پنہاں ترا بہائے چمن

بہارِ اسروِ جاوہِ فنا ہے، اسدا!

گل شگفتہ ہیں گویا کہ نقشِ پائے چمن

رہی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ چمن سے جو صدا میں اٹھتی ہیں اور وہ ببل ہی کے

ترانے ہیں، پھول کے کان کو راس نہ آئیں گی۔

مطلب یہ کہ ببل گانے میں کتنی ہی مشقتیں اٹھائے، مگر اس کا گانا پھول

کو گوارا نہ ہوگا۔ عاشقوں کا حال ہر جگہ یہی ہے۔

۱۔ شرح :

باغ کی ہوا اپنے دامن

میں محبت کا خزانہ

لیے ہوئے ہے۔

عیش و عشرت کی شادمانی

کی بنیاد باغ ہی کی بنیاد

پر رکھی گئی ہے۔

۲۔ لغات :

ہرزہ سنجی : بیہودہ

گوئی اور عبث کاری۔

شرح :

تو گلچیں کی بیہودگی دھوکا

نہ کھا۔ تیرے خیال

کی وسعت میں چمن

کی فضا بسی سوئی ہے۔

۳۔ شرح :

ببل خواہ مخواہ ترانے

کا گاکر مشقت اٹھا

تیرے ہیں، پھول کے کان کو راس نہ آئیں گی۔